ابو محمد عبدالوہاب خان (ایم اے)

"التراث" کا وجہ تسمیہ

اللہ عزوجل نے امت اسلامیہ کو کتاب ہدایت کا وارث بنا کر ارشاد فرمایا: ثم اور ثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا (1) پھر ہم نے اپنے پسندیدہ بندوں کو کتاب الٰہی کا وارث بنایا۔

اور خلیل رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث نبوی کے ذریعے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت فرمائی اور کتاب و سنت کی وراثت ان کے سپرد فرمائی۔ پھر ان وارثین علم دین نے "الا لیبلغ الشاھد الغائب" (2) خبردار' حاضر لوگ میرا پیغام غائب لوگوں تک پہنچا دیں۔ اور نضر اللہ امرء ا سمع مقالتی فوعا ھا فادا ھا کما سمعھا (3) اللہ ایسے شخص کو رونق بخشے جس نے میری بات سنی اور اسے یاد رکھا پھر جیسے سنی تھی ویسے ہی آگے پہنچا دی۔ کے مطابق یہ وراثت پوری دیانتداری اور احتیاط سے بعد والوں کو ادا فرما کر وراثت نبوت کا حق ادا کر دیا۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمان ہے:

ان العلماء ورثة الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دنیارا ولا درھما' و انما ورثوا العلم' فمن اخذہ اخذ بحظ وافر (4) بے شک علماء نبیوں کے وارث ہیں۔ یقیناً" انبیاء نے دینار و درہم کی وراثت نہیں چھوڑی بلکہ انہوں نے صرف علم دین کی وراثت چھوڑی ہے۔ پس جس نے یہ حاصل کیا اس نے وراثت نبوی سے بھرپور حصہ حاصل کر لیا۔

امت محمدیہ میں تقلید و تعصب راسخ ہونے تک علمی تحقیق اور تلاش حق کی جستجو تمام اہل علم کا شیوہ تھا لیکن بعد میں فرقہ بازوں نے اپنے اپنے مذہب کو راجح یا حق اور دوسرے مذاہب کو مرجوح یا باطل ثابت کرنے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دیں لیکن بموجب حدیث شریف:

"لا یزال طائفة من امتی ظاھرین حتی یاتیھم امر اللہ وھم ظاھرون" (5

میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر اور غالب رہے گا حتی کہ حکم الٰہی (قیامت) برپا ہونے تک وہ غالب رہیں گے۔ وارثین کتاب و سنت کی ایک معتدبہ تعداد نے ہر دور میں مخلصانہ علمی تحقیق

جاری رکھی۔

مجلّہ التراث کے اجراء کا مقصد بھی اسی جستجوئے حق کو آگے بڑھانا ہے جیسے کہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے۔ علماء لغت کا بیان ہے کہ وَرِثَ یَرِثُ سے الوِرْثُ' الوَرْثُ' الاِرْثُ' الاِرَاثُ' المِیْرَاثُ' الوِرَاثُ' اور التُّرَاثُ "وراثت" کو کہا جاتا ہے۔ اور التُّرَاثُ کی تاء' واو سے بدل کر آئی ہے۔ (6)

اور احادیث میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے' جیسے حدیث قدسی: "ان اغبط اولیائی عندی ... قل تراثه" (7) اور حدیث نبوی: (اكثر ما دعا به رسول الله صلى الله عليه وسلم عشية عرفة ... ولك رب تراثي ...) (8)

اسی وراثت نبوی کی خدمت کے حوالے سے اس علمی مجلّہ کا نام "التراث" تجویز کیا گیا ہے۔ اللہ خیرالوارثین سے دعا ہے کہ "التراث" کو اسم بامسمی کرنے میں ہماری نصرت فرمائے اور تمام عالم انس و جن کو دنیا میں صحیح وراثت علمی پر کاربند رہنے کی توفیق ارزانی فرمائے' اور آخرت میں اللہ احکم الحاکمین سے یہ صلہ نصیب فرمائے: آمین یا رب العالمین:

"وتلك الجنة التي اورثتموها بما كنتم تعملون ○" (9)

یہ وہی جنت ہے کہ تمہارے اعمال صالحہ کے بدلے تمہیں اس کا وارث بنایا گیا ہے۔

---

(1) سورۃ فاطر: 32 (2) متفق علیہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ (الولو والمرجان 2/491)

(3) الدارمی 1/86' مسند احمد 5/183' ابو داؤد 2/159' ترمذی مع التحفۃ 7/416' ابن ماجہ 1/85 عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ وقال الترمذی حدیث حسن۔ نیز مسند احمد 1/437' ترمذی 7/417' ابن ماجہ 1/85 عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وقال الترمذی: حسن صحیح۔ نیز یہ حدیث ابو الدرداء' ابوبکرۃ' جبیر بن مطعم اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ قال السندی: قد تکلم فی الزوائد علی بعض الاحادیث الا ان متونہا ثابتۃ عند الائمۃ (ابن ماجہ 1/86) سماحہ الشیخ البانی حفظہ اللہ نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ (صحیح الجامع 6/30)

(4) الدارمی 1/110' ابو داؤد 2/157' ترمذی 7/450-453' ابن ماجہ 1/81 عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ۔ شیخ البانی حفظہ اللہ نے اسے صحیح فرمایا ہے۔ (صحیح سنن الترمذی 2/342)

(5) متفق علیہ عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ (بخاری مع الفتح 1/250 بیروت' مسلم مع النووی 13/66)

(6) لسان العرب 2/199-201 (7) ترمذی 9/2-5 عن علی رضی اللہ عنہ۔ وقال: لیس اسنادہ بالقوی

(8) ابن ماجہ 2/1379' ترمذی 7/12-14 وقال: ھذا حدیث حسن (9) سورۃ الزخرف: 72